سوال

(1070) عید کا خطبہ سننا، خطبہ جمعہ کی طرح ضروری ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عید کا خطبہ سننا، خطبہ جمعہ کی طرح ضروری ہے یا جو جانا چاہے جا سکتا ہے؟ نیز کیا سامعین بوقتِ ضرورت ایک دوسرے سے بات کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عید کا خطبہ سننا ضروری نہیں۔ چنانچہ نسائی (رقم: ۱۸۵) ابن ماجہ (رقم: ۱۲۹۰) ابوداؤد (رقم: ۱۱۵۵) میں عبداللہ بن سائب کی حدیث میں ہے، کہ نماز عید کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا:

'فَمَن اَحبَّ اَن یَجلِسَ لِلخُطبَةِ فَلیَجلِس۔ وَاِن اَحبَّ اَن یَّذهَبَ، فَلیَذهَب۔'

''جو خطبہ کے لیے بیٹھنا چاہے بیٹھ جائے اور جو جانا چاہے، چلا جائے۔''

لیکن ابوداؤد نے اس کو ''مرسلِ عطائ'' قرار دیا ہے۔ شیخ عبدالقادر ارنؤوط نے جامع الاصول (۶/ ۱۴۶) کی تحقیق میں کہا ہے، کہ اسی طرح اس حدیث میں ابن جریج کا ''عنعنہ'' بھی ہے۔ لیکن علامہ البانی الإرواء (۳/ ۹۷) میں فرماتے ہیں: کہ ابن جریج کی عطاء سے تمام روایات سماع پر محمول ہیں۔ سوائے اس کے جس میں تدلیس واضح ہو جائے۔ سنن کبریٰ کے حاشیہ پر ابن ترکمانی (۳/ ۳۰۱) نے بڑے ٹھوس موقف اور مضبوط نقد کے ساتھ ''ابوداؤد'' کے کلام کی تردید کی ہے۔ بلاشبہ حدیث ہذا صحیح ہے جس طرح حاکم نے (۱/ ۲۹۵ میں) کہا اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ علامہ صنعانی سبل السلام (۳/ ۱۸۴) میں فرماتے ہیں:

'وَقَد نُقِلَ الاِجمَاعُ عَلٰی عَدَمِ وُجُوبِ الخُطبَةِ فِی العِیدَینِ۔'

''عیدین کے خطبہ کے عدم وجوب پر اجماع منقول ہے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :846

محدث فتویٰ